مولفہ: شبستان انجم قادری شمسی

جامعہ فاطمۃ الزہرا

دونار چوک، دربھنگہ (بہار)

عورتوں سے متعلق حضور علیہ السلام کے چالیس ارشادات کا حسین گلدستہ

ناشر:
جامعہ فاطمۃ الزہرا
دونار چوک، دربھنگہ (بہار)

نام کتاب:	اربعین نسواں
مرتبہ:	عالمہ شبستاں انجم قادری شمسی
نظر ثانی:	شہزادۂ ابوالحقانی حضرت علامہ تحسین رضا مصباحی
پروف ریڈنگ	حضرت مولانا سالم رضا شمسی
سن اشاعت:	شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ/فروری ۲۰۲۴ء
قیمت:	اسی روپے -/80
تعداد:	گیارہ سو
مطبوعہ:	شاہی گرافکس، بنارس 9984715528

ملنے کے پتے:

جامعہ فاطمۃ الزہرا، دونار چوک، دربھنگہ (بہار)

حق اکیڈمی، مبارک پور، اعظم گڑھ

مکتبہ حافظ ملت، مبارک پور، اعظم گڑھ

مولانا سالم رضا شمسی، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

ناشر:

جامعہ فاطمۃ الزہرا

دونار چوک، دربھنگہ (بہار)

مشمولات

تہدیہ

قطب الاقطاب حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

عطائے رسول غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

جلالۃ العلم حافظ ملّت حضرت علامہ الشاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ

شہزادۂ فاتح بلگرام پیر طریقت حضرت علامہ سید اویس مصطفیٰ صاحب قبلہ مدّظلہٗ العالی

شرف انتساب

میں اپنی اس

حقیر سی کاوش کو

اپنے والد محترم

جناب غلام نبی صاحب

اور

والدہ محترمہ

نفیسہ بانو

کی طرف

منسوب کرتی ہوں۔

جن کی مشفقانہ تربیت اور رقت آمیز دعاؤں نے مجھے اس قابل بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہم تمام بھائی بہنوں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شبستاں انجم قادری

پیش لفظ

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ علیہ نے سب سے پہلے اربعین نبوی کا سلسلہ شروع کیا تھا جس پر آج تک علمائے کرام کا عمل جاری وساری ہے، جس کا مقصد حسن حدیث رسول کی تبلیغ و اشاعت اور اپنے آپ کو اس مژدۂ جانفزا کا مستحق ٹھہرانا ہے کہ'' **نضر الله امرا سمع منا حديثا فحفظه حتى يبلغه** '' اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث سنے اسے یاد کرے یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچادے۔

بے شمار علمائے کرام نے اس نیک مقصد کی خاطر مختلف عناوین پر اربعین کو جمع فرمایا، اور تبلیغ وترویج احادیث میں کلیدی کردار ادا کیا، جو ان کی دنیا وآخرت کے لیے سرمایہ افتخار ہے۔ میں نے بھی اپنے بزرگوں کی اس روش کو اختیار کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ اس کار خیر کے صدقے میرے حصے بھی وہ مژدۂ جانفزا میسر آجائے۔ یہ ۲۰۲۰ء کے اپریل یا مئی کا مہینہ رہا ہوگا۔ یہ وہ وقت تھا جب پوری دنیا میں ''لاک ڈاؤن'' لگا تھا، اور خوف وہراس قیامت کا منظر پیش کررہا تھا۔ میں نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ قیامت کے روز لوگ ایک دوسرے سے بھاگیں گے، سب کو اپنی فکر ہوگی۔ مگر یہاں قیامت سے پہلے ہی قیامت کا منظر دنیا میں ہی دیکھنے کو مل رہا تھا۔ ہر طرف سناٹا ہی سناٹا، سب کو اپنی فکر۔ ایسے کرب والم کے زمانے میں جہاں پوری دنیا رُک سی گئی تھی، ہمارے انتہائی مشفق سرپرست ومربی اور جامعہ فاطمۃ الزہرا دونار چوک دربھنگہ کے سربراہ حضرت علامہ محمد حسین صدیقی ابوالحقانی علیہ الرحمہ جن کے عمر کا بیشتر حصہ سفر میں گزرا، چند ایام کے لاک ڈاون نے انہیں مضطرب کر رکھا تھا، چوں کہ ان کی پوری زندگی تقریر وبیان کے ذریعے لوگوں کو حدیث پاک کا جام

پلانے اورانہیں شریعت مطہرہ کا پابند بنانے سے عبارت تھی، حضرت نے اس موقع کوغنیمت جانا اور تحریری شکل میں چہل احادیث کومختصر توضیح وتشریح کے ساتھ لوگوں تک پہچانا چاہا، اس سلسلے میں حضرت نے بخاری شریف سے چالیس حدیثوں کا انتخاب فرمایا، اور اس کی توضیح و تشریح میں کم ازکم دوسو احادیث دیگر معتبر کتابوں سے جمع فرمایا، اسی درمیان ایک دن میں بھی حضور کی بارگاہ میں پہنچی اور حضرت سے کسی علمی کام کی رہنمائی کا مطالبہ کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں بخاری شریف سے چالیس احادیث پر کام کر رہا ہوں تم بھی کسی موضوع پر چالیس احادیث جمع کرو۔ حکم پاتے ہی میں نے بھی اس کام کا عزم مصمم کرلیا۔ اسی درمیان اچانک ایک دن حضرت علامہ ابوالحقانی علیہ الرحمہ کی معمولی طبیعت بگڑنے کی اطلاع ملی اور پھر ان کی طبیعت ایسی غیر معمولی ہوئی کہ دوبارہ معمول پہ نہ آسکی، اور اسی شب ہمارے مربی وسرپرست ہمیشہ کے لیے ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے۔ حضرت کا وصال ایسا عظیم سانحہ تھا کہ زندگی کے معمول بالکل تھم سے گئے اور اس کام پر بھی گرہن سا لگ گیا۔

پھر ایک لمبے عرصے کے بعد اس کی تکمیل عمل میں آئی۔ بہر حال اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اس پر اللہ عزوجل کا بے شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ خدمت انجام دینے کی توفیق بخشی۔

آخر کیوں کر میں تذکرہ نہ کروں اپنے اساتذہ، احباب، تلامذہ اور والدین کا جن کی دعاؤں نے مجھے کافی سہارا دیا۔ حالات سے دوچار ہونے کے باوجود یہ رسالہ مکمل ہوا۔ مولیٰ عزوجل ہم سب کی مغفرت فرمائے۔

بے حد شکر گزار ہوں استاذ محترم حضرت علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی صاحب قبلہ مدّظلہٗ العالی اور محقق مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ کا جنہوں نے عدیم الفرصتی کے

باوجود اپنے قیمتی لمحات نکال کر اس رسالہ کی تصحیح فرماتے ہوئے دعائیہ کلمات سے نوازا جس کی بدولت اس مختصر رسالہ کو دستاویز کی حیثیت حاصل ہوئی۔

یہ نا انصافی تو کبھی نہ ہو کہ میں اپنے مشفقین کا ذکر چھوڑ دوں، مفتی تحسین رضا مصباحی ومولانا غلام سرور مصباحی کا جنہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں میری رہنمائی فرمائی، اس رسالہ پر انہوں نے مکمل توجہ دے کر اسے منظر عام پر لانے تک سعی پیہم کرتے رہے۔ جہاں تک ہوسکا اس رسالہ کی حرف بہ حرف اصلاح کی گئی، اہل علم حضرات سے مخلصانہ اپیل ہے کہ اس رسالہ میں جہاں بھی غلطی ہو رہنمائی فرمائیں۔

شبستاں انجم قادری شمسی

کلمات تکریم (حدیث کی اہمیت)

از: حافظ احادیث کثیرہ خطیب عرب وعجم
حضرت علامہ محمد حسین صدیقی ابوالحقانی صاحب علیہ الرحمہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل وحال اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔قرآن کریم میں متعدد جگہ ارشاد ہے کہ رسول کی اطاعت کرو اور ان کا حکم مانو، اللہ عزوجل نے رسول کے حکم کو اپنا حکم فرمایا اور ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی فرمایا، رسول کے فیصلے کو واجب التسلیم قرار دیا جو ان کے فیصلے کو نہ مانے وہ مومن نہیں ہوسکتا۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؕ﴿۳۶﴾'' (الاحزاب:۳۶) ترجمہ: اور کسی مسلمان مرد اور نہ کسی مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ اللہ اور رسول کچھ حکم فرمادیں انہیں اپنے معاہدہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں بہکا۔

شانِ نزول: یہ آیت بنت جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبد الرحمن بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبد المصاب کے حق میں نازل ہوئی، امیمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔واقعہ یہ ہے کہ زید بن حارثہ جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا تھا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہتے تھے، حضور نے زینب کے لیے ان کا پیام دیا اس کو زینب اور ان کے بھائی نے منظور نہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی، حضرت زینب اور ان کے بھائی یہ حکم سن کر راضی ہوگئے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح زینب سے کر دیا۔ان کا مہر دس دینار، ساٹھ درہم، ایک جوڑا کپڑا، پچاس مد

(ایک پیمانہ) کھانا بیس صاع کھجوریں حضور ﷺ نے دی۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر حال میں واجب ہے، آپ کے حکم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی مختار نہیں۔ ''وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ'' (التوبہ:۵۹)

ترجمہ: اور کیا اچھا ہوتا کہ وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا۔

''يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ'' (النساء:۵۹) ترجمہ: اے ایمان والوں حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا تم میں جو حکومت والے ہیں۔

معلوم ہوا کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

بہت سے احکام ہیں جو قرآن مجید میں صراحتاً مذکور نہیں لیکن نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں، وہ بھی واجب العمل ہیں، جیسے نماز جنازہ، خانہ کعبہ سے پہلے بیت المقدس کا قبلہ ہونا، جمعہ وعیدین کا خطبہ، علاوہ ازیں قرآن شریف کے بہت سے احکام ہیں جو مبہم اور مجمل ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کی تفصیلات حدیث میں ہیں۔ اگر حدیث کو نہ مانا جائے تو اسلام کا نظام ہی درہم برہم ہو جائے گا۔

قال رسول الله: ''بلغوا عني ولو آية'' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پیغام کو پہنچاوا اگرچہ وہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔ ''عن أبي الدرداء قال سئل رسول الله ﷺ ماحد العلم الذي اذا بلغه الرجل كان فقيها؟ فقال

رسول اللہ ﷺ من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینھا بعثه اللہ فقیھا وکنت له یوم القیمة شافعا وشھیدا''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کتنی حدیثیں پہنچانے پر آدمی فقیہ کہلائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دینی معاملہ میں میری امت تک چالیس حدیثیں پہنچائے گا تو قیامت کے دن میں اس کا شافع اور گواہ بنوں گا۔

الحمدللہ! شبستاں انجم قادری صدر معلمات جامعہ فاطمۃ الزہرا، دونار چوک دربھنگہ کی دوسری تصنیف ''اربعین نسواں'' کا مسودہ دیکھا، پوری کتاب پڑھی، چالیس احادیث جمع کر کے محترمہ نے امت مسلمہ کی عورتوں کے لیے ہدایت کا درس دیا ہے، اور اپنے لیے نجات کا راستہ بھی ہموار کیا ہے۔ موصوفہ باصلاحیت معلمہ ہیں اور طالبات کی تربیت کے لیے اعلیٰ مہارت بھی رکھتی ہیں۔ آپ کی اور دیگر معلمات کی محنت سے اس سال بھی جامعہ سے ۸ رطالبات کو ردائے فضیلت سے نوازا گیا ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان کی عمر، صلاحیت اور علم وعمل میں خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد حسین صدیقی ابوالحقانی
سربراہ سنی جمیعۃ العلما دربھنگہ وبانی وسربراہ اعلیٰ جامعہ فاطمۃ الزہرا
دونار چوک، دربھنگہ (بہار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ جمیل

مؤرخ اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم، گھوسی

احادیث نبوی شریعت اسلامی کا دوسرا معتبر ماخذ ہے، عہد رسالت میں صحابہ کرام نے حدیثوں کو یاد کیا اور انہیں صحیفوں میں جمع فرمایا، تابعین اور تبع تابعین کے عہد میں کتابت حدیث کا یہ مقدس شغل بہت عام ہوگیا، حضرت امام مالک نے مؤطا امام مالک لکھ کر تدوین حدیث کے عمل کو منظم طریقہ عطا کیا۔ اس کے بعد محدثین نے مختلف عنوانوں کے ساتھ حدیثیں اپنی کتابوں میں جمع کیں، اس طرح تدوین حدیث کا سہرا دوسری صدی ہجری کو جاتا ہے۔ جس میں صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث کی تدوین کی گئی، اس کے بعد ان کتابوں سے حدیثیں اخذ کر کے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھی جانے لگیں، انہیں میں اربعین چہل حدیث کی تالیف وترتیب کا مقدس عمل شروع ہوا، جس کی تدوین میں مختلف انداز اختیار کیے گئے۔

عہد اسلامی کے برصغیر ہند میں جب علوم اسلامی کی اشاعت شروع ہوئی تو کتب حدیث کے ترجمے، تحشیے اور شروح کا کام شروع ہوا، ساتھ ہی حدیث نبوی کے مجموعے مرتب کیے گئے۔ انہیں میں اربعینات کی پاکیزہ روایت کو بھی آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی، اور آج تک علما چہل حدیث مرتب کر رہے ہیں یا ماسبق محدثین کی مرتبہ چہل حدیث کا ترجمہ اور شرح لکھ رہے ہیں۔ عہد اسلامی میں جن اہم بزرگوں نے اپنی اربعین مرتب کی ان کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، ہاں بعض اربعینات کا اجمالی ذکر یقیناً مفید ہوگا۔

● حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اربعین مرتب کی جس میں ہر حدیث کے بعد صحابہ، تابعین اور متقدمین مشائخ کے آثار بھی ذکر کیے۔

● شیخ خواجگی حسینی نے امام صغانی کی کتاب مشارق الانوار سے چالیس حدیثیں اخذ کیں۔

● شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر نے دو اربعین مرتب کیں، حدیثوں کے ترجمے اور دونوں پر حواشی بھی لکھے ہیں۔

● حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے چہل حدیث مرتب کیا جس میں چالیس ایسی حدیثیں ہیں جو سند صحیح کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہیں۔

● شاہ محمد اسحاق دہلوی نے حج وعمرہ کے مسائل سے متعلق چالیس حدیثیں مرتب کی ہیں۔

● سید علی کبیر حسینی الہ آبادی نے خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب میں چالیس حدیثیں جمع کیں۔

● شیخ صبغۃ اللہ شافعی مدراسی نے اپنی اربعین میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات والی حدیثیں رقم کی ہیں۔

● شیخ ادریس بلگرامی نے اپنے مجموعہ چہل حدیث میں امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثیں نقل کی ہیں۔

● اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے شفاعت سے متعلق چالیس حدیثوں پر مشتمل اربعین نقل فرمائی۔

ان کے علاوہ سیکڑوں اربعینات ہندوستان میں مرتب کی گئیں۔

انہیں علما و محدثین کی سنت پر عمل کرتے ہوئے عزیزہ عالمہ شبستاں انجم قادری سلمہا

نے یہ اربعین مرتب کی ہے جس میں انہوں نے عورتوں کے بارے میں شرعی احکام و مسائل سے متعلق چالیس حدیثیں جمع کی ہیں، حدیثوں کے ترجمے اور مختصر تشریحات بھی قارئین کے استفادے کے لیے تحریر کر دی ہیں۔ ایک معلمہ خاتون کا اسلامی خواتین کی خاطر یہ مجموعہ یقیناً لائق تحسین و آفرین ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مطالعہ کرنے والی خواتین کو ان احادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اربعین کی مرتبہ کے علم و فضل اور عمر میں برکت عطا فرمائے نیز انہیں مفید دینی کتابیں لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد عاصم اعظمی غفرلہ

۳/اگست ۲۰۲۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمات تبریک

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین دام ظلہ
شیخ الحدیث، صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا

عزیزہ شبستاں انجم سلمہا صدر معلمات جامعہ فاطمۃ الزہرا، دونار چوک، دربھنگہ کی پیش نظر کتاب مختلف مقامات سے پڑھی، یہ چالیس احادیث نبویہ علیہ الصلاۃ والتحیۃ کا مجموعہ ہے، جسے اردو ترجمہ اور مختصر تشریح اور کچھ فقہی مسائل سے مزین کیا گیا ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے عورتوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ نصیحت حاصل ہوگی اور نشر حدیث تو خود ایک کار اہم ہے۔

ہماری دعا ہے کہ ان کی یہ تالیف مقبول ہو اور اللہ عزوجل ان کے اخلاص وحسن نیت پر اجر وثواب عطا فرمائے آمین۔

محمد نظام الدین الرضوی
شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
شب ۷؍رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ، ۹؍اپریل ۲۰۲۲ء

کلمات تحسین

شہزادۂ ابوالحقانی حضرت علامہ تحسین رضا مصباحی
سربراہ اعلیٰ جامعہ فاطمۃ الزہرا، دونار چوک، دربھنگہ

نحمدو نصلی علی رسوله الکریم

امابعد! سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالی شان ہے۔ ''بلغو اعنی ولو آیۃ'' میری جانب سے لوگوں کو پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

علما فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کے افادات میں سے یہ بھی ہے کہ چھوٹی بڑی جو بھی دینی بات آپ کے علم میں ہو اسے دوسروں تک پہنچائیں تا کہ تبلیغ دین بھی ہو اور نور علم بھی زیادہ سے زیادہ پھیل سکے، اور آپ اس حدیث کے مصداق بھی ہو جائیں جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''**نضر الله امرا سمع منا حدیثا فبلغه کما سمعه**'' اللہ عزوجل اس شخص کو خوش حال رکھے جس نے میری کوئی حدیث سنی پھر اسے لوگوں تک اسی طرح پہنچا دیا جس طرح سنا تھا۔

ماضی میں ہمارے اسلاف کرام و بزرگان دین نے مختلف عناوین پر اربعین لکھ کر اس سعادت کو حاصل کیا جس میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امت مسلمہ کو یہ خوش خبری عطا فرمائی۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالیشان ہے۔ ''**من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینهم بعثه الله یوم القیامة فقیها عالما**''

اسی حدیث کے پیش نظر ماضی قریب و بعید میں ہمارے اسلاف و بزرگان دین

نے اربعین لکھنے کا اہتمام کیا جن کی فہرست طویل ہے۔

محترمہ عالمہ فاضلہ شبستاں انجم قادری صاحبہ، صدر معلمات جامعہ فاطمۃ الزہرا، جو ماشاء اللہ ذی استعداد باصلاحیت اور ماہر تدریس ہیں، ان کو بھی اللہ عزوجل نے بطفیل نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یہ سعادت بخشی کہ انہیں اربعین لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور عوام الناس کے لیے مفید بنائے۔ وقت کے تقاضے کے پیش نظر خواتین اسلام کے متعلق انہوں نے جن چالیس احادیث کو جمع کیا ہے یقیناً وہ ہر خواتین کے لیے انتہائی ضروری ہے، مصنفہ کتاب کی یہ دوسری کاوش ہے جو میری نظر سے گزری، ان کے جذبے کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ اسی پر بس نہیں ہوگا اس کا سلسلہ ابھی دراز ہوگا۔

اللہ عزوجل موصوفہ کے علمی کاموں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے اور روز حشر اپنے محبوب کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد تحسین رضا مصباحی

شوہر کی فرماں برداری

حدیث نمبر ۱

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ المرأة إذا صَلَّتْ خَمْسَهَا وصَامَتْ شَهْرَها واحصَنَتْ فَرْجها وأطَاعَتْ بَعْلَها فلتدخل من أيِّ أبوابِ الجنةِ شاءَتْ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت جب پانچ نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے، اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

ایک نیک عورت جو اپنے فرائض بخوبی سرانجام دیتی ہے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہے اپنے رب کے نزدیک بہت بڑا مقام رکھتی ہے، اللہ ربّ العزت اس سے راضی ہوتا ہے، اور قیامت کے دن اسے یہ اختیار دیا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

---

[1] (مشکوۃ المصابیح: کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، ص ۲۸۱، مجلس برکات)

عورت کے لیے جنت کی خوش خبری

حدیث نمبر ۲

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُول اللّٰہِ ﷺ: اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ [1]

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت مرجائے اس حال میں کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔''

اچھی بیوی وہ ہوتی ہے جو شوہر کی فرماں بردار ہو اور اپنے شوہر کا ہر جائز کہنا مانے، شوہر کا حکم ماننا ان نیک اعمال میں سے ہے جن کی بنا پر عورت کو جنت مل سکتی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں وارد ہے۔

شوہر کی عظمت

حدیث نمبر ۳

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں کسی بندے کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے

---

[1] (جامع الترمذی: ابواب الرضاع، باب حق الزوج علی المرأۃ، ج۱، ص۱۳۸، مجلس برکات)

[2] (جامع الترمذی: ابواب الرضاع، باب حق الزوج علی المرأۃ، ج۱، ص۱۳۸)

شوہرکوسجدہ کرے۔''
اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک تو یہ کہ خدا کے علاوہ کسی کے لئے سجدہ کرنا جائز نہیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ شوہر کا درجہ اتنا زیادہ بلند ہے کہ مخلوق میں اگر کسی کے لئے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس حدیث پاک سے شوہر کے مقام ومرتبہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس عورت کا انتقال ہوجائے اس حال میں کہ اس کا شوہر ناراض ہو تو وہ عورت جہنمی ہے۔

لہٰذا ہماری ماں بہنوں کو اس پر توجہ کرنی چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی بات پہ شوہر کو ناراض نہ کرے، کیوں کہ جن کے شوہر ناراض ہوں اللہ کے فرشتے ان پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ لہٰذا عورتوں پہ لازم ہے کہ ہر حال میں اپنے شوہر کی رضا کا خیال رکھیں اور بلا وجہ شوہر کو ناراض کر کے لعنت کی مستحق نہ بنیں۔

اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچائیں

حدیث نمبر ۴

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَاتُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّاقَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَاتُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا [1]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی حور عین میں سے ہونے والی بیوی کہتی ہے تو اسے تکلیف نہ پہنچا۔ اللہ تجھے ہلاک کرے، کیوں کہ یہ تیرے پاس چند دن کے مہمان ہیں عنقریب وہ تمہیں چھوڑ کر میرے پاس آنے والے ہیں۔

---

[1] (سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح، باب فی المراۃ توذی زوجھا، ص ۳۹۳، دار ابن کثیر)

شریعت میں مردوں کو بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کریں، ہر طرح سے ان کے آسائش اور آرام کا خیال رکھیں وہیں عورتوں کو بھی یہ حکم ہے کہ اپنے شوہروں کو بے جا تکلیف نہ پہونچائیں، انہیں کسی طرح کی ایذا نہ دیں۔ بلکہ ان کو ایذا دینا جنتی حوروں کی لعنت کا مستحق بننا ہے۔

جنت کی خوشبو حرام ہے

حدیث نمبر ۵

عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ [1]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت بغیر کسی وجہ شرعی کے اپنے شوہر سے طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

اسلام نے مرد و عورت کے لیے زندگی گزارنے کے اصول مرتب کیے، نکاح وطلاق کے قوانین بنائے، اگر حالات ناگزیر ہوں تو ایسی صورت میں مرد کو طلاق کا اختیار دیا، وہیں عورتوں کو بھی خلع کا حق دیا مگر جو عورت بلا کسی شرعی وجہ کے یونہی طلاق کا مطالبہ کرے، ایسی عورت کے متعلق شریعت نے سخت وعیدیں بیان فرمائی حتیٰ کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو سے بھی محروم فرمایا۔

---

[1] (مشکوۃ المصابیح: کتاب النکاح، باب الخلع والطلاق، ص ۲۸۳)

قیامت کے دن سخت عذاب

حدیث نمبر ٦

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ ،قَالَ:کَانَ یُقَالُ: أَشَدُّالنَّاسِ عَذَابًا اثْنَانِ امْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا وَامَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ کَارِهُونَ قَالَ جَرِیرٌقَالَ: مَنْصُورٌ: فَسَأَلْنَا عَنْ الْإِمَامِ . فَقِیلَ لَنَا: إِنَّمَا عَنَی بِهَذَا الأَئِمَّةَ الظَلَمَةَ فَأَمَّامَنْ أَقَامَ السُّنَّةَفَإِنَّمَاالإِثْمُ عَلَی مَنْ کَرِهَهُ [1]

حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ: کہا جاتا تھا کہ قیامت کے روز سب سے سخت عذاب دو طرح کے لوگوں کو ہوگا: ایک اس عورت کو جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرے، دوسرے اس امام کو جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔ منصور کہتے ہیں کہ ہم نے امام کے معاملے میں پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ اس سے مراد ظالم ائمہ ہیں، لیکن جو امام سنت قائم کرے تو گناہ اس پر ہوگا جو اسے ناپسند کرے۔

شوہر اور بیوی کے مابین الفت و محبت کا رشتہ ہے۔ ایک بیوی اپنے شوہر کے لیے راحت و آرام، سکون و اطمینان کا ذریعہ ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا'' [2] ترجمہ: وہی ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی بنائی تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

[1] (جامع الترمذي: ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء من ام قوما وهم له کارهون، ج ١، ص ٤٧)
[2] (الاعراف: ١٨٩)

بیوی اپنے شوہر کی اطاعت گذار، باعث فرحت وانبساط اوراس کی موجودگی وغیر موجودگی میں اس کی خیرخواہ اورامین ہوتی ہے۔اس لیے بیوی کو چاہیے کہ ہر جائز طریقہ سے شوہر کی اطاعت وفرماں برداری کر کے اس کو راضی اور خوش رکھنے کی کوشش کرے اور ہرگز ہرگز اس کی ناراضگی کا سامان نہ بنے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جہنم کو دیکھا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا، اور میں نے اس (جہنم) میں عورتوں کو مردوں کی بہ نسبت زیادہ پایا۔لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! وہ کیوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا کہ ان کے کفر کی وجہ سے۔کہا گیا کہ کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں اور احسان فراموشی کرتی ہیں، اگر آپ ان میں سے کسی کے ساتھ زمانہ بھر احسان کریں، پھر وہ آپ میں کوئی ناگوار بات دیکھ لیں تو کہتی ہیں میں نے تجھ میں کبھی خیر نہیں دیکھی۔ [1]

عورتوں کو شوہر کے خلاف بھڑکانا

حدیث نمبر ۷

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امرَأَۃً عَلٰی زَوجِھَا أَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ [2]

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی شخص کی بیوی کو یا کسی شخص کے غلام کو اس کے شوہر یا آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں، عورت سے خاوند کی برائیاں بیان

---

[1] (صحیح البخاري: کتاب الایمان، باب کفران العشیر، ج ۱، ص ۹، مجلس برکات)

[2] (سنن أبی داود: کتاب الطلاق، باب فیمن خبب امراۃ علی زوجھا، ص ۵۵۱، دار ابن کثیر)

کر کے دوسرے مَردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لیے جادو تعویذ گنڈے کرنا سب حرام ہے۔'' [1]

میاں بیوی کو چاہیے کہ کسی کی باتوں میں نہ آئیں، گھر کا کوئی فرد ہو یا باہر کا، جب بھی بیوی کے سامنے شوہر کی برائیاں یا شوہر کے سامنے بیوی کی برائیاں کرے، انہیں چاہیے کہ اسے حکمت عملی سے روک دیں کیونکہ جس طرح غیبت کرنا گناہ ہے اسی طرح سننا بھی گناہ ہے۔ اسی طرح لگائی بجھائی کرنے والوں اور چغل خوروں سے بھی بچیں کہ یہ محبتوں کے دشمن ہیں، ایسوں کو ہرگز اپنا ہمدرد نہ جانیں اور جس کے بارے میں آپ کو منفی بات پہنچائی گئی اس پر بلا ثبوت شرعی یقین نہ کریں اور اس کے بارے میں اپنے دل میں میل نہ لائیں۔

شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے

حدیث نمبر ۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَاتَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبعلهاشَاهِدٌ إِلَّابِإِذْنِهِ [2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ بغیر اس کی اجازت کے نہ رکھے۔

عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل، منت اور قسم کے روزہ نہ رکھے، اور اگر اس کی اجازت کے بغیر رکھ لی تو شوہر اس روزہ کو توڑوا سکتا ہے مگر توڑ دے گی تو قضا واجب ہے اور اس کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے مگر رمضان کا روزہ یا قضائے رمضان کے روزہ

[1] (مرأۃ المناجیح: کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، ج۵، ص ۱۱۲، نعیمی کتب خانہ، گجرات)
[2] (صحیح البخاري: کتاب النکاح، باب صوم المرأۃ باذن زوجها، ج ۲، ص ۷۸۲)

کے لیے شوہر کی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اس کی ممانعت پر بھی رکھے کہ یہ اللہ کا فرض اور قرض ہے۔[1]

شوہر کے مال سے صدقہ کرنا

حدیث نمبر ۹

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِہَا غَیْرَ مُفْسِدَةٍ کَانَ لَہَا أَجْرُہَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِہَا أَجْرُہُ بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَا یَنْقُصُ بَعْضُہُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا.[2]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھر میں جو کھانے کی چیز ہے اگر عورت اچھی نیت سے اس میں سے کچھ جائز مصرف میں دے دے مگر ضائع کرنے کے طور پر نہیں، تو اسے دینے کا ثواب ملے گا، شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور کسی کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

یعنی اس صورت میں جہاں ایسی عادت جاری ہو کہ عورتیں دیا کرتی ہوں اور شوہر منع نہ کرتے ہوں اور اسی حد تک جو عادت کے موافق ہے مثلا روٹی دو روٹی جیسا کہ ہندوستان میں عموماً رواج ہے۔ اور اگر شوہر نے منع کر دیا ہو یا وہاں کی ایسی عادت نہ ہو تو بغیر اجازت عورت کو دینا جائز نہیں۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نیک کام میں شریک شخص اجر میں بھی شریک رہے گا۔ شرکت سے مراد یہ ہے کہ جس طرح ایک کو اجر ملے گا

---

[1] (بہار شریعت: ج ۱، ص ۱۰۰۸، مکتبۃ المدینہ)

[2] (صحیح البخاری: کتاب الزکوۃ، باب من امر خادمہ، ج ۱، ص ۱۹۲)

اسی طرح دوسرا بھی اجر کا مستحق ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک کی وجہ سے دوسرے کے اجر میں کمی آجائے گی، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اس کو بھی ثواب ملے گا اور اُس کو بھی۔ خواہ کسی کو کم ثواب ملے کسی کو زیادہ۔'' [1]

شوہر کے مال کو بغیر اجازت خرچ کرنا

حدیث نمبر ۱۰

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِی خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ: لَاتُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّابِاِذْنِ زَوْجِهَاقِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ وَلَاالطَّعَامُ؟ قَالَ: ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا۔ [2]

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا کہ عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ خرچ نہ کرے عرض کیا گیا کھانا بھی نہیں؟ فرمایا یہ ہمارے افضل ترین مالوں میں سے ہے۔

شارح مسلم علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شوہر کے مال میں سے خرچ کرنے کے لیے بیوی کو اس سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اگر اجازت نہ ہو تو نہ صرف یہ کہ اسے کوئی اجر نہ ملے گا، بلکہ دوسرے کے مال میں بغیر اس کی اجازت کے تصرف کرنے کا گناہ ہوگا۔ اجازت کی دو قسمیں ہیں: ایک صریح اجازت اور دوسری عرف وعادت سے سمجھ میں آنے

---

[1] (نووی شرح صحیح مسلم: ج ۴، ص ۹۹/۹۸، دار الکتب المصریۃ بیروت)

[2] (جامع الترمذی: ابواب الزکوۃ، باب ما جاء فی نفقۃ المرأۃ من بیت زوجھا، ج ۱، ص ۸۵)

والی اجازت۔ مثلاً کسی مانگنے والے کو روٹی کا ٹکڑا یا کوئی اور چیز دے دینا، جس کے دینے کا عموماً چلن ہوتا ہے، اس میں دلالۃً شوہر کی جانب سے اجازت ہوتی ہے، اس لیے صریح الفاظ میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔لیکن اگر کسی جگہ اس کا عُرف نہ ہو اور عورت کو شبہ ہو کہ پتہ نہیں شوہر کی رضا مندی ہے یا نہیں، یا شوہر لالچی ہو اور صدقہ و انفاق کو پسند نہ کرتا ہو تو عورت کو شوہر کے مال سے صدقہ و خیرات کرنے کے لیے صاف الفاظ میں شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت ہوگی'' [1]

بیوی اجنبی عورت کا ذکر اپنے شوہر سے نہ کرے

حدیث نمبر ۱۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا [2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال یوں بیان کرے، گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

اس حدیث پاک میں بیوی کو اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسری عورت کے ذکر سے منع کیا گیا ہے۔ یہ حدیث ارتکاب حرام کے ذرائع کے سد باب میں بہت زیادہ واضح ہے، کیونکہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے دوسری عورت کے حسن و جمال کو بیان کرے گی تو اس میں فتنہ کا خطرہ ہے اور یہ اس عورت کی طلاق کا سبب ہوسکتا ہے پھر اگر وہ

---

[1] نووی شرح صحیح مسلم: ج ۴، ص ۹۸/۹۹)

[2] (صحیح البخاری: کتاب النکاح، باب لا تباشر المرأۃ، ج ۲، ص ۷۸۸)

دوسری عورت بے نکاح ہوتو یہ اس سے نکاح کا سبب ہوسکتا ہے، اور اگر وہ دوسری عورت شادی شدہ ہوتو وہ اس کے شوہر سے بغض کا سبب ہوگا اور اگر اس کی بیوی نے دوسری عورت کی بدصورتی بیان کی تو یہ غیبت ہوگی اور غیبت حرام ہے۔ [1]

دیور سے پردے کا حکم

حدیث نمبر ۱۲

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ [2]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیور کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیٹھ یا دیور کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا جیٹھ اور دیور موت ہے، لفظ ''حمو'' سے مراد عورت کا قریبی رشتہ دار ہے جو شوہر کی طرف سے ہو اور وہ دیور اور جیٹھ ہے، شرعی نقطہ نظر سے جیٹھ اور دیور کو بھی اجازت نہیں کہ وہ اپنی بھابھی کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کریں کیوں کہ ان میں بے تکلفی ہوتی ہے جو جلد ہی فتنہ کا سبب بن سکتی ہے، اور عورت کی طرف سے شوہر کے جو قریبی رشتہ دار ہیں انہیں ختن کہا جاتا ہے جس کی جمع اختان ہے، اس سے مراد سالے اور سالیاں ہیں جس طرح دیور اور جیٹھ کا

---

[1] (شرح ابن بطال: ج ۷، ص ۲۹۷، مترجم)

[2] (مشکوۃ المصابیح: کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبۃ، ص ۲۶۸)

بھابھی سے ملنا فتنہ قرار دیا گیا ہے بالکل اسی طرح مرد کا اپنی سالیوں سے تنہائی میں ملنا فتنہ سے خالی نہیں، اس لیے کہ ان میں بھی بے تکلفی سبب فتنہ ہے۔ [1]

اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ دیور کو قریبی رشتہ دار سمجھ کر بے تکلفی اور خلوت (تنہائی) کی بیٹھک اور پردہ کے معاملہ میں لا پرواہی وغیرہ سے بچنا چاہیے، کیوں کہ دیور اور بھابھی کی زیادہ بے تکلفی اور خلوت کی ملاقاتوں اور مجلسوں سے بڑے بڑے مفاسد پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ روزمرہ کا مشاہدہ بھی ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپا، خالو، چچازاد، ماموں زاد، پھپی زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے لیے محض اجنبی (غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضرر (نقصان) نِرے (مطلقاً) بیگانے (پرائے) شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا اور یہ (یعنی بیان کردہ رشتے دار) آپس کے میل جول اور جان پہچان کے باعث خوف نہیں رکھتے، عورت نرے اجنبی (مطلقاً ناواقف) شخص سے دفعۃً (فوراً) میل نہیں کھا سکتی (بے تکلف نہیں ہوسکتی) اور اُن (مذکورہ رشتہ داروں) سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے (یعنی جھجک اُڑی ہوئی ہوتی ہے۔) لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جیٹھ دیور کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ''جیٹھ، دیور تو موت ہیں۔'' [2]

منقول ہے: ''جو شخص شہوت سے کسی اجنبیہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔'' [3]

---

[1] (شرح ترمذی: از علامہ یسین قصوری نقشبندی)

[2] (فتاوٰی رضویہ: ج ۲۲، ص ۲۱۷، مترجم، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

[3] (الھدایۃ: ج ۲، ص ۴۴۲، مجلس برکات)

یقیناً ''بھابھی'' بھی اجنبیہ ہی ہے، جو دیوراور جیٹھ اپنی بھابھی کو قصداً شہوت کے ساتھ دیکھتے رہے ہوں، بے تکلف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پیشتر سچی توبہ کرلیں۔ بھابھی اگر دیور کو چھوٹا بھائی اور جیٹھ کو بڑا بھائی کہہ دے اس سے بے پردگی اور بے تکلفی جائز نہیں ہوجاتی بلکہ یہ انداز گفتگو بھی فاصلے دُور کر کے قریب لاتا ہے اور دیورو بھابھی بد نِگاہی، بے تکلفی، ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کے دلدل میں مزید دھنستے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ جیٹھ، دیور اور بھابھی کا آپس میں گفتگو کرنا بھی مسلسل خطرے کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے!

دیور، جیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ''اَلعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ''، یعنی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ [1]

بہرحال اگر ایک گھر میں رہتے ہوئے عورت کے لیے قریبی نامحرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے، مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں، یا ایسے چست نہ ہوں کہ بدن کے اعضا، جسم کی ہیئت (صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔

---

[1] (مسند الامام احمد بن حنبل: ج ۳، ص ۳۰۵، الحدیث ۸۸۵۲)

اجنبی عورتوں کے پاس نہ جاؤ

حدیث نمبر ۱۳

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَاتَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ. قُلْنَا: وَمِنْكَ قَالَ: وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ. فَاَسْلَمَ۔ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جن عورتوں کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس تنہائی میں مت جاؤ کیوں کہ شیطان تمہاری رگوں میں گردش کرتا ہے، ہم نے عرض کیا آپ کے بھی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی مقصد کے لیے جمع ہوں شیطان دونوں کو برائی پر ضرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہیجان پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زنا واقع کرادے۔ اس لیے ایسی خلوت سے بہت ہی احتیاط چاہیے، گناہ کے اسباب سے بھی بچنا چاہیے، بخار روکنے کے لیے نزلہ و زکام روکو۔ [2]

لفظ ''مغیبات'' مغیبۃ کی جمع ہے اس کا معنی ہے غیب کرنے والی، پوشیدہ کرنے والی۔ اس لفظ کا اطلاق ہر اس عورت پر بھی ہوتا ہے جس کا شوہر طویل سفر پر ہو یا دوسرے ملک میں کاروباری نقطہ نظر سے مقیم ہو یا وفات پا چکا ہو، ایسی عورت کے پاس تنہائی میں جانا

---

[1] (جامع الترمذی: ابواب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، ج۱، ص۱۳۹)

[2] (مرأۃ المناجیح: کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبۃ، ج۵، ص۲۱)

فتنہ سے خالی نہیں کیوں کہ جب مرد وعورت تنہا ہوں گے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے اس طرح ان کی تنہائی کسی وقت بھی فتنہ کا سبب بن سکتی ہے، اس لیے امام الانبیا ﷺ نے مردوں کو تنہائی میں اجنبی عورت کے پاس جانے سے منع فرمادیا۔

عورتیں خوشبو لگا کر ہرگز باہر نہ نکلیں

حدیث نمبر (۱۴)

عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً [1]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بری نظر والی آنکھیں زانیہ ہیں، اور جب کوئی عورت خوشبو لگا کر مجلس سے گزرتی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہے یعنی زانیہ ہے۔

عورتوں کو گھروں میں جہاں فقط ان کے محارم رہتے ہوں وہاں ہر طرح کی خوشبو استعمال کرنا جائز ہے مگر یہ احتیاط لازم ہے کہ دیور، جیٹھ اور دیگر غیر محارم تک خوشبو نہ پہنچے۔ اور اگر خوشبو لگا کر باہر جائے تا کہ غیر لوگوں کی توجہ کا باعث بنے یہ سخت گناہ اور حرام ہے، ایسا ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک عورت گزر رہی تھی جس کی خوشبو آپ کو محسوس ہوئی تو آپ نے اس کو مارنے کے لیے درہ اٹھایا اور فرمایا کہ تم ایسی خوشبو لگا کر نکلتی ہو جس کی خوشبو مردوں کو محسوس ہوتی ہے۔

---

[1] (جامع الترمذی: ابواب الاستیذان، باب ماجاء فی کراھیة خروج المرأة متعطرة، ج ۲، ص ۱۰۲)

قیامت کے دن کی تاریکی

حدیث نمبر ۱۵

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا [1]

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی خادمہ تھیں، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے شوہر کے علاوہ غیروں کے سامنے بناؤ سنگار کر کے اترا کر چلنے والی عورت کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی کی طرح ہے، اس کے پاس کوئی نور نہیں ہوگا۔

عورتوں کا بناؤ سنگھار کرنا یقیناً جائز ہے مگر یہ بناؤ سنگھار انہیں اپنے شوہروں کے لیے کرنا ہے تا کہ شوہر اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہو اور اس کی جانب مائل ہو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت کا اپنے شوہر کے لیے گہنا پہننا، بناؤ سنگھار کرنا باعث اجر عظیم اور اس کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔ [2]

حدیث مذکور میں خصوصاً ان عورتوں کے لیے سبق ہے جو بناؤ سنگار کر کے مارکیٹ، ہوٹلوں، پارکوں کی زینت بنتی ہیں اور لعنت خداوندی کی مستحق ہو کر قیامت کے دن کی تاریکی مول لیتی ہیں۔ اللہ عزوجل ایسی خواتین کو عقل سلیم عطا کرے اور صراط مستقیم پر چلائے۔

---

[1] (جامع الترمذی: ابواب الرضاع، باب ماجاء فی کراهية خروج النساء فی الزينة ج ۱، ص ۱۳۹)

[2] (فتاویٰ رضویہ: ج ۲۲، ص ۱۲۶)

عورت تنہا یا اجنبی مرد کے ساتھ سفر نہ کرے

حدیث نمبر ۱۶

عَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَایَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ، اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَکُونُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَھَا اَبُوھَا اَوْاَخُوھَا اَوْزَوْجُھَا اَوْاِبْنُھَا اَوْذُومَحْرَمٍ مِنْھَا [1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا اس کا بیٹا یا اس کا کوئی محرم نہ ہو۔

عورت کو بقدر مسافت سفر یا اس سے زائد مسافت میں خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرنا حرام ہے حتیٰ کہ سفر حج میں بھی عورت کے لیے اس کے خاوند یا کسی محرم کا ساتھ ہونا وجوب ادا کے لیے شرط ہے یعنی عورت پر حج کرنا اس وقت فرض ہوتا ہے جب کہ اس کے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: ''عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ پہ جانا ناجائز ہے، بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معتوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ محرم کے لیے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔ [2]

---

[1] (صحیح مسلم: کتاب الحج، باب سفر المراۃ مع محرم الی حج، ج ۱، ص ۴۳۴)

[2] (بہار شریعت: ج ۱، ص ۷۵۲)

محرم سے مراد شوہر کے علاوہ عورت کے وہ قریبی رشتہ دار ہیں جن سے اس کا کبھی نکاح نہیں ہوسکتا، جیسے باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجا اور بھانجا۔ (معتوہ: جو شخص کم سمجھ ہو، تدبیر ٹھیک نہ ہو کبھی عاقلوں سی باتیں کرے کبھی مدہوشوں کی سی اگر جنون کی حد تک نہ پہونچا ہو، لوگوں کو بے سبب مارتا گالیاں نہ دیتا ہو وہ معتوہ کہلاتا ہے شرعاً اس کا حکم سمجھدار بچے کے مثل ہے۔)

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

حدیث نمبر ۱۷

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرَجَ [۱]

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجد بنالینے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے کسی نے پوچھا کہ مزارات پر عورتوں کا جانا جائز ہے یا ناجائز؟ تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا، یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پہ جانا جائز یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی طرف سے، جس وقت گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتی ہے، لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک گھر واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں سوائے روضہ رسول ﷺ کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ [۲] حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ قبر پر اس

---

[۱] (مشکوۃ المصابیح: کتاب الصلوۃ، باب المساجد و مواضع الصلوۃ، ص ۷۱)
[۲] (فتاویٰ رضویہ: ج ۹، ص ۵۵۸)

طرح مسجد بنانا کہ تعویذ فرش مسجد میں آجائے کہ لوگ اس پر کھڑے ہوکر نماز پڑھیں یا اس طرح کہ قبر نمازی کے سامنے رہے حرام ہے کہ پہلی صورت میں قبر مومن کی توہین ہے اور دوسری صورت میں قبر کی طرف سجدہ، نیز قبر کی تعویذ پر چراغ جلانا سخت منع ہے کہ اس میں آگ ہے، قبر مومن کو آگ سے بچایا جائے، نیز فضول خرچی ہے، اور اگر چراغ جلانے والے کی یہ نیت ہے کہ اس سے قبر میں روشنی ہوگی تو بدعقیدگی ہے، لیکن بزرگوں کے مزار کے پاس چراغ جلانا تاکہ زیارت کرنے والے کو آسانی ہو اور اس کی روشنی میں قرآن خوانی ہو تو یہ جائز بلکہ کارِ ثواب ہے۔ نیز بزرگوں کے قبر کے پاس مسجد بنانا سنت انبیاء علیہم السلام، سنت صحابہ رضی اللہ عنہم ہے اور قرآن کریم سے ثابت ہے۔[1]

غیر محارم سے پردہ کرنا فرض ہے

حدیث نمبر ۱۸

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّها کانتْ عند رسولِ اللهِ ﷺ ومَیْمُونةُ، قالَتْ: فبَیْنا نحن عندهُ أقْبلَ ابْنُ امِّ مَکتومٍ فدَخلَ علیه وذلكَ بعدَ ما أُمِرْنا بِالحجابِ فقال رسولُ اللهِ ﷺ احْتَجَبا مِنهُ فقُلْتُ یا رسولَ اللهِ! اَ لَیْسَ هو أعْمی لا یُبصِرُنا ولا یَعرِفُنا فقال رسولُ اللهِ ﷺ أفَعَمْیاوانِ أنْتُما اَلَسْتُما تُبْصِرانِه[2]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھیں اسی دوران عبداللہ بن ام

---

[1] (مرأۃ المناجیح: کتاب الصلوٰۃ، باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، ج ۱، ص ۴۴۴)

[2] (جامع الترمذی: ابواب الاستیذان، باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجل، ج ۲، ص ۱۰۱)

مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، چونکہ اس وقت پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرلو۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں، نہ تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی پہچان سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں تو نابینا نہیں ہو، تم دونوں تو اِنہیں دیکھ سکتی ہو۔

اللہ اکبر! غور کرنے کا مقام ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات کو کس طرح پردے کا حکم دے رہے ہیں۔ حدیث پاک میں نابینا صحابی سے پردہ کرنے کے حکم سے پردہ کی اہمیت سمجھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ: عورت کا اجنبی مرد کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضا کی طرف نظر کر سکتی ہے بشرطیکہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت پیدا نہیں ہوگی۔ اور اگر شہوت کا معمولی شائبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔ [1]

مسئلہ: بالغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا یا سر کے کچھ حصہ سے دوپٹہ ہٹا دینا جائز نہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ والے اور رشتہ دار لوگ آکر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم منہ دکھائی میں دلہن کو دیتے ہیں غیر محرم لوگوں کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں۔ اس سے سخت احتراز لازم ہے۔ [2]

---

[1] (بہار شریعت: ج ۳، ص ۴۴۳)

[2] (الفتاوی الهندية: كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل للرجل النظر، ج ۵، ص ۳۲۹)

دو جہنمی عورت

حدیث نمبر ۱۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے اپنے زمانے میں نہیں دیکھا بلکہ وہ میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی۔ وہ لوگ جن کے پاس گائے کے دم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ناحق ماریں گے۔ اور وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر موٹی اونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے، یہ نہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور سے آتی ہو گی۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں دنیا میں کپڑا پہننے والی بہت سی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ عورتیں ہوں گی جو ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے ان کے جسم کا کچھ حصہ ڈھکا ہوتا ہے اور کچھ ننگا ہوتا ہے یا ان کا لباس اتنا باریک ہوتا ہے جس سے ان کے جسم کی رنگت صاف نظر آتی ہے یا ان کا لباس جسم پر اتنا فٹ ہوتا

[1] (صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات، ج ۲، ص ۲۰۵)

ہے کہ جس سے ان کی جسمانی ساخت نمایاں ہوتی رہتی ہے تو بظاہر یہ کپڑے پہنے رہتی ہیں مگر درحقیقت وہ ننگی ہوتی ہیں۔

اس حدیث پاک میں عورتوں کے تین کام بیان ہوئے جن کی وجہ سے وہ جہنم میں جائیں گی۔لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی یعنی اپنے بدن کا کچھ حصہ چھپائیں گی اور کچھ حصہ ظاہر کریں گی تا کہ ان کا حسن و جمال ظاہر ہو، یا اتنا باریک لباس پہنیں گی جس سے ان کا جسم ویسے ہی صاف نظر آئے گا اگر چہ وہ کپڑے پہنے ہوں گی تو وہ پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی یعنی لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی یا دوپٹہ اپنے سر سے اور برقعہ اپنے منہ سے ہٹا دیں گی تا کہ ان کے چہرے ظاہر ہوں، یا اپنی باتوں یا گانوں سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی۔ان کے سر موٹی اونٹنیوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے یعنی وہ عورتیں راہ چلتے وقت شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اونچی گردن، سر اٹھائے، ہر طرف تکتی، لوگوں کو گھورتی چلیں گی جیسے اونٹ کے تمام جسم میں کوہان اونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سر اونچے رہا کریں گے۔ [1]

---

[1] (مرقاۃ المفاتیح: کتاب الدیات، باب ما لا یضمن من الجنایات، ج۷، ص۷۷، دار الکتب العلمیة)

باریک لباس کی مذمت

حدیث نمبر ۲۰

عن عَائِشةَ اَنَّ اَسماءَ بنتَ أبي بكرٍ دخلَتْ على رسولِ اللهِ ﷺ وعليها ثيابٌ رِقاقٌ فاعرضَ عنها وقال: يا أسماءُ! اِنَّ المرأةَ اِذابلغتِ المحيضَ لَنْ يَّصلُحَ أن يُرى منها اِلا هذا وهذا و اشار اِلى وجهِهِ وكفَّيْهِ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں آئیں کہ ان کے بدن پر باریک کپڑے تھے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دیکھ کر ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء! عورت جب ایام حیض کو پہنچ جائے (جب وہ بالغ ہوجائے) تو یہ ہرگز درست نہیں ہے کہ اس کے جسم کا کوئی عضو دیکھا جائے علاوہ اس کے اور اس کے یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت اسماء زوجہ رسول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، وہ حضور کے پاس آئیں اس حال میں کہ ان کی قمیص باریک کپڑے کی تھی جس سے بازو وغیرہ نظر آرہے تھے اور دوپٹہ بھی باریک تھا، جس سے سر کے بال چمک رہے تھے، لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس سے منع فرمایا۔ یہ واقعہ پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر باریک کپڑے میں سے جسم نظر آرہا ہو تو وہ ننگے جسم کے حکم میں ہے اس کو پہن کر نماز نہ ہوگی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''عورت اگر نامحرم کے سامنے اس

---

[1] (مشکوۃ المصابیح: کتاب اللباس، ص ۳۷۷)

طرح آئے کہ اُس کے بال، گلے اور گردن یا پیٹھ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اُس میں سے چمکے، تو یہ بالاجماع حرام اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسبِ مقدور بندوبست نہ کریں، تو دیوث ہیں۔" [1]

مزید ایک مقام پہ ارشاد فرماتے ہیں: "نہ (لباس) خوب چست بدن سے سلے، کہ یہ سب وضع فساق ہے اور ساترِ عورت کا ایسا چست ہونا کہ عضو کا پورا انداز بتائے، یہ بھی ایک طرح کی بے ستری ہے۔" [2]

اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں مثلاً آب رواں یا جالی یا باریک ململ ہی کا ڈوپٹہ، جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں، اس حالت میں ان کی طرف نظر کرنا حرام اور ایسے موقع پر ان کو اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز۔" [3]

عورتوں کا گھر کے اندر نماز پڑھنا افضل ہے

حدیث نمبر (۲۱)

عَن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةُ الْمَرْاَةِ فِي بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَا تِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَا تُهَا فِيْ مُخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا [4]

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا:

---

[1] (فتاوی رضویہ: ج۶، ص۱۰۹/۱۱۰) [2] (فتاوی رضویہ: ج۲۲، ۱۶۲/۱۶۳)
[3] بہار شریعت: ج۳، ص۴۴۸)
[4] (مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الصلوٰۃ، باب الجماعۃ وفضلہا، ص۹۶)

عورت کا گھر کے اندر (یعنی دالان میں) نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں نماز پڑھنا کھلے ہوئے مکان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عورت جتنا پوشیدہ اور باپردہ ہوکر نماز پڑھے اس کے لیے افضل اور بہتر ہے، کیونکہ اس کا سارا دارومدار پردے کے اوپر ہے، یہی وجہ ہے کے عورتوں کے بارے میں کہا گیا ہے ''نعم الصہر القبر''، یعنی اچھی سسرال قبر ہے۔ بہر حال اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو نماز پڑھنے کے لئے جس قدر پردہ زیادہ ہو، بہتر ہے۔

حالت حمل میں روزے کا ترک کرنا

حدیث نمبر ۲۲

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ یعنی نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ [1]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزے کی چھوٹ دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی۔ روزے کی چھوٹ دی ہے۔''

''دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ خاتون کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچی کو نقصان پہنچنے یا بیمار ہوجانے کا غالب گمان ہو تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے محض وہم وگمان کافی نہیں۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں، پہلی یہ کہ اس کی ظاہری نشانی پائی جاتی ہے، یا اس کا ذاتی تجربہ ہو یا کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اس کی خبر دی ہو، اگر یہ سب صورتیں پائی جاتی ہوں تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔'' [2] مگر یہ یادر ہے کہ بعد میں ان روزوں کی قضا لازم ہے۔

---

[1] (سنن النسائی: کتاب الصیام، باب ذکر وضع الصیام، ص ۵۸۵، مؤسسۃ الرسالۃ ناشرون)
[2] (بہار شریعت: ج ۱، ص ۱۰۰۳)

عورتوں کوزیور پہننا

حدیث نمبر ۲۳

عن علی ابن ابی طالب قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی مر نسائک لا یصلین عطلا [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا اے علی اپنے گھر کی خواتین کوحکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ پڑھے۔

نیز حدیث پاک میں ہے: ''عائشة کرھت ان تصلی المرأة عطلا و لو ان تعلق فی عنقھا خیطا'' [2] ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کو بغیر زیور نماز پڑھنے کو مکروہ جانتیں اور فرمایا کرتیں کہ اگر کچھ نہ ہوتو گلے میں ایک ڈوراہی لٹکالے۔

ان سب بیانات سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو سونے چاندی کے زیورات پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ عورتوں کا بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے، کچھ نہ کچھ زیور ضرور پہن لے تاکہ ظاہر ہو کہ وہ عورت ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ زیور وہی استعمال کریں، جس کی اجازت شریعت میں موجود ہو۔ تانبہ، پیتل، کانسہ، لوہا یہ سب پہننا مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی منع ہے۔ لہٰذا نماز کی حالت میں بھی ان زیورات کا استعمال ہرگز نہ کریں۔

---

[1] (نہایۃ لابن اثیر: باب العین مع الطاء تحت لفظ عطل، ج ۳، ص ۲۵۷، المکتبۃ الاسلامیۃ ریاض)

[2] (مجمع بحار الانوار: باب العین مع الطاء تحت لفظ عطل، ج ۳، ص ۲۲۲، مکتبہ دار الایمان مدینہ منورہ)

عورتوں کے زیورات پر زکوٰۃ کا حکم

حدیث نمبر ۲۴

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَتْ: هُمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ [1]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کی ایک بچی تھی، اس بچی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تم ان کی زکاۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں یہ اچھا لگے گا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن ان کے بدلے میں پہنائے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس عورت نے دونوں کنگن اتار کر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ڈال دیئے اور بولی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

عورتیں گہنا، زیور، بھاری جوڑے تو بڑے ارمان سے بنواتی ہیں اور شوق سے پہنتی ہیں لیکن جب زکاۃ کا نام آتا ہے تو طرح طرح کے حیلے بہانے سے اسے ٹالتی ہیں

---

[1] (سنن ابی داؤد: کتاب الزکوۃ، باب الکنز و زکوۃ الحلی، ص ۳۹۷)

، کچھ زیادہ غیرت مند ہوتی ہیں تو وہ کہتی ہیں ہم کہاں سے لائیں، ہم کیا کوئی کمائی کرتے ہیں ؟ شوہر ہی دے یا نہ دے۔ حالانکہ عورت اور شوہر کا معاملہ دنیا کے اعتبار سے کتنا ہی ایک ہو مگر اللہ تعالیٰ کے حکم میں وہ جدا جدا ہیں، جب عورت کے پاس زیور ہے اور بقدر نصاب ہے تو عورت پر زکاۃ ضرور واجب ہے خواہ کہیں سے اور کسی طرح ادا کریں اگر چہ ادا کرنے کے لیے زیور ہی کیوں نہ بیچنا پڑے۔ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سونے، چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی، ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس کی کروٹ، پیشانی اور پیٹھ داغی جائیں گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئے گی پھر ویسی ہی کر دی جائے گی، یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔'' [2]

زیور کی نمائش پر جہنم کا عذاب

حدیث نمبر ۲۵

عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ امْرَاَتِهِ عَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ. اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ [3]

[1] (سنی بہشتی زیور: ج ۲، ص ۱۷۸)
[2] (صحیح مسلم: کتاب الزکوۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، ج ۱، ص ۳۱۸)
[3] (سنن ابی داؤد: کتاب الخاتم، باب ماجاء فی الذهب للنساء، ص ۱۰۲۸)

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ نے، اپنی بیوی کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کا یہ بیان نقل فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! کیا چاندی تمہارے زیور بنانے کے لیے کافی نہیں، خبردار تم میں سے جو بھی عورت سونے کا زیور پہنے گی اور اس کی نمائش کرے گی تو اسے اس سونے کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ جو عورت سونے کا زیور اس لیے پہنے تا کہ اس کے ذریعے وہ فخر وتکبر کرے، اور غریب عورتوں کو دکھا کر اس کو دکھ پہنچائے اور اپنی سہیلیوں پر برتری ظاہر کرے، تو اس نمائش اور تکبر کی وجہ سے اسے عذاب دیا جائے گا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مطلق زیور پہننے پر عذاب دیا جائے گا بلکہ اس کی نمائش کے سبب اسے عذاب دیا جائے گا۔

گھونگھرو کی آواز سے فرشتے گھر میں نہیں آتے

حدیث نمبر ۲۶

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَيْنَ مَاهِيَ عِنْدَهَا اِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ، فَقَالَتْ: لَاتُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا اَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ [1]

حضرت عبدالرحمٰن بن حسان رضی اللہ عنہ کی لونڈی حضرت بنانہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ آپ کی خدمت میں ایک لڑکی

[1] (سنن ابی داؤد: کتاب الخاتم، باب ماجاء فی الجلاجل، ص ۱۰٦٧)

آئی، جس پر جھانجھن تھے جو آواز کر رہے تھے تو آپ نے کہا: اسے میرے پاس نہ آنے دو جب تک تم انہیں کاٹ نہ دو، اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں جھانج ہو۔

اس حدیث پاک میں جھانجھن پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے مراد گھونگھرو والے زیور ہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ عورتوں کو باجے دار گھونگھرو نہیں پہننے چاہیے۔ ایک اور حدیث میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہو۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بجنے والے زیور کے استعمال کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ''بجنے والا زیور عورت کے لیے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں جیٹھ دیور بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ '' [1] اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہر پر، اور فرماتا ہے: وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ [2] ترجمہ: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔

فائدہ: یہ آیت کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لیے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔ [3]

---

[1] (النور:۳۱)
[2] (النور:۳۱)
[3] (فتاویٰ رضویہ: ج ۲۲، ص ۱۲۷/۱۲۸)

مردوں جیسی چال چلن والی عورت پر لعنت

حدیث نمبر ۲۷

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ [1]

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں جیسی چال چلن اختیار کریں، اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں جیسی چال چلن اختیار کریں۔

اس حدیث پاک میں مشابہت سے مراد مردوں کا عورتوں سے عرف میں ان کے ساتھ مخصوص اُمور مثلاً لباس، کلام، حرکت وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا، اسی طرح عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا۔ زنانے مردوں سے مراد عورتوں کی سی حرکات کرنے والے لوگ ہیں اگر چہ وہ کوئی فحش حرکت نہ بھی کرتے ہوں، جبکہ مردانی عورتوں سے مراد مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ہیں۔

تاجدارِ رسالت شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''چار طرح کے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی جاتی ہے، اور ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔(۱) وہ شخص جسے اللہ عزوجل نے مرد بنا کر پیدا کیا پھر اس نے اپنے آپ کو عورت بنا لیا اور عورتوں کی مشابہت اختیار کر لی۔(۲) وہ عورت جسے اللہ عزوجل نے عورت بنایا مگر اس نے اپنے آپ کو مردانہ

---

[1] (صحیح البخاری: کتاب اللباس، باب المشبھین بالنساء، ج ۲، ص ۸۷۴)

انداز میں ڈھال لیا اور مردوں کی مشابہت اختیار کر لی۔ (۳) وہ شخص جو نابینے کو راستے سے بھٹکا دے۔ (۴) حَصُوْر یعنی طاقت کے باوجود عورتوں میں رغبت نہ رکھنے والا۔ اللہ عزوجل نے صرف حضرت سیدنا یحییٰ بن زکریا علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام ہی کو حَصُوْر پیدا فرمایا۔'' [1]

مردانی عورتوں پر لعنت

حدیث نمبر ۲۸

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا [2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زنانی مردوں اور مردانی عورتوں پر لعنت بھیجی اور فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں فلاں کو دور کیا تھا۔

شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کی شرح میں فرماتے ہیں: زنانی مردوں سے مراد عورتوں کی سی حرکات کرنے والے مرد ہیں، اگرچہ وہ کوئی فحش حرکت نہ بھی کریں، جبکہ مردانی عورتوں سے مراد مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ہیں۔ مزید فرماتے ہیں مردوں کا عورتوں سے ایسے امور میں مشابہت اختیار کرنا جو غالب طور پر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہونے میں معروف ہوں یونہی

---

[1] (المعجم الکبیر: ج۸، ص ۲۰۴، الحدیث: ۷۸۲۷)

[2] (صحیح البخاری: کتاب اللباس، باب اخراج المتشبھین، ج ۲، ص ۸۷۴)

عورتوں کا مردوں سے مثلاً لباس، گفتگو، حرکات وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا یہ سب کے سب گناہ کبیرہ ہے۔ [1]

مسئلہ: مرد عورتوں کا اور عورتیں مردوں کا لباس نہیں پہن سکتیں کیونکہ ایسے مردوں اور عورتوں پر حدیث پاک میں لعنت بھیجی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کا لباس پہننے والے مرد اور مرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ [2]

[1] (ماہنامہ دعوت اسلامی: بحوالہ الزواجر عن اقراف الکبائر، ج۱، ص۳۳)
[2] (سنن ابی داؤد: کتاب اللباس، باب لباس النساء، ص۱۰۳۷)

اللہ عزوجل کی خلقت میں تبدیلی کرنا جائز نہیں

حدیث نمبر ۲۹

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گودنے والیوں، گودوانے

[1] (صحیح مسلم: کتاب اللباس، باب تحریم فعل الواصلة، ج ۲، ص ۲۰۵)

والیوں ،بالوں کو نوچنے والیوں، نوچوانے والیوں،دوپٹوں کو کشادہ کرنے والیوں، اللہ عزوجل کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ یہ حدیث بنواسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو ام یعقوب کہا جاتا تھا ،وہ قرآن مجید پڑھتی تھی، اس نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا،میرے پاس آپ کی ایک ایسی روایت پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والی ، گودوانے والی ،نوچنے والی اور حسن کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اللہ کی خلقت کو تبدیل کرنے والی پر لعنت کی ہے ،حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے حالانکہ وہ لعنت اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اس نے کہا میں نے تو پورا قرآن مجید پڑھا ہے میں نے تو اس میں لعنت نہیں دیکھی ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم قرآن مجید کو پڑھتی تو ضرور اس لعنت کو پالیتی ،اللہ عزوجل نے فرمایا، اور رسول تم کو جو احکام دیں ان کو مانو اور جن کاموں سے تم کو روکیں تم باز رہو، اس عورت نے کہا میرا خیال ہے کہ ان ممنوعہ کاموں میں سے کچھ کاموں کو آپ کی زوجہ بھی کرتی ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ جا کر دیکھ لو، وہ عورت ان کی زوجہ کے پاس گئی تو وہاں ان میں سے کوئی چیز نہیں دیکھی، پھر آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے ان میں سے کوئی چیز نہیں دیکھی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ ان ممنوعہ کاموں کو کرتی تو ہم ان سے مجامعت نہ کرتے۔

مسئلہ: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔حدیث میں اس پر لعنت آئی ، بلکہ اس پر بھی لعنت ہے جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی ،اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز، اور اگر اون یا سیاہ تاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی

ممانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا موباف بنانا جائز ہے اور کلاوہ میں تو اصلاً حرج نہیں کہ یہ بالکل ممتاز ہوتا ہے۔ اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے سے ابرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی۔[1]

عورتوں کا مہندی لگانا

حدیث نمبر ۳۰

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِي قَالَ: لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ [2]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یا نبی اللہ! مجھے بیعت کر لیجیے۔ فرمایا: ''میں تجھے بیعت نہ کروں گا، جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے۔ (یعنی منہدی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں۔'' (یعنی عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں۔)

عورتوں کے لیے مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے اور عورتوں کے لیے شریعت کی حدود میں رہ کر زینت کی اجازت ہے اور مہندی لگانا اگر اچھی نیت کے ساتھ مثلاً شوہر کی خوشنودی وغیرہ کے لیے ہو تو مستحسن بھی ہے۔

عورتوں کے لیے ہر رنگ کی مہندی ہاتھ اور پاؤں پر لگانا جائز ہے، اور سر میں سیاہ

---

[1] (بہار شریعت: ج ۳، ص ۵۹۶)

[2] (سنن أبي داود: كتاب الترجل، باب في الخضاب للنسا، ص ۱۰۵۲)

رنگ کی مہندی کے علاوہ دوسرے رنگ کی مہندی استعمال کرسکتی ہیں، اور مہندی کے رنگ کے ساتھ وضواور غسل درست ہے، شرط یہ ہے کہ اس کی تہہ نہ جمتی ہو، اگر مہندی ایسی ہے کہ جس کے استعمال سے جسم پر تہہ بن جاتی ہواور اس کے لگانے سے پانی ہاتھ تک نہ پہنچتا ہوتو ایسی مہندی کے استعمال سے اجتناب کیا جائے، تہہ بن جانے کی صورت میں وضواور غسل نہیں ہوگا۔

بچہ اپنی ماں کے ہم شکل کیوں ہوتا ہے

حدیث نمبر ۳۱

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ من غسل إِذا احْتَلَمت قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ''إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ'' فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ: نعم تربت يَمِينك فَبِمَ يشبهها وَلَدهَا [1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلیم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یقیناً اللہ تعالیٰ حق بیانی سے حیا نہیں فرماتا، کیا عورت پر غسل واجب ہے جب اسے احتلام ہو؟ فرمایا ہاں، جب پانی دیکھے، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے منہ چھپالیا اور بولیں یارسول اللہ ﷺ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا، ہاں، تمہارا ہاتھ گرد آلود ہو، ورنہ بچہ اپنی ماں کے ہم شکل کیوں ہوتا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی ازواج طاہرات احتلام سے محفوظ تھیں اسی لیے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس سوال پر حیرت ہوئی۔

---

[1] (مشکوۃ المصابیح: کتاب الطهارة، باب الغسل، ص ۴۸)

غسل جنابت میں بالوں کی جڑوں کوتر کرنا

حدیث نمبر (۳۲)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ. قُلْتُ:يَارَسُولَ الله إِنِّي امْرَأَة اَشد ضفر رَأْسِي فأنقضه لغسل الْجَنَابَة؟ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِين [1]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ! میں ایسی عورت ہوں جو اپنے سر کے بال مضبوطی سے گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولا کروں ؟ فرمایا نہیں، تمہیں یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیا کرو، پھر اپنے اوپر پانی بہالیا کرو تو پاک ہو جاؤ گی۔

مسئلہ: سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے، اور عورت پر صرف جڑ تر کرلینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ [2]

[1] (مشکوۃ المصابیح: کتاب الطهارة، باب الغسل، ص ۴۸)

[2] (بہار شریعت: ج ۱، ص ۳۱۷)

جن کپڑوں میں حیض کا خون نہ لگا ہو وہ پاک ہے

حدیث نمبر ۳۳

حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَلْبَثُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطَّهَّرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فِيهِ، فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ، وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذَلِكَ مِنْ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ وَأَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذَلِكَ وَلَكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، فَإِذَا رَأَتِ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا [1]

حضرت بکار بن یحییٰ رضی اللہ عنہ کی دادی سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو قریش کی ایک عورت نے ان سے حیض کے کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو ام سلمہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں حیض آتا تو ہم میں سے (جسے حیض آتا) وہ اپنے حیض کے دنوں میں ٹھہری رہتی، پھر وہ حیض سے پاک ہوجاتی تو ان کپڑوں کو جن میں وہ حیض سے ہوتی تھی

[1] (سنن ابی داؤد: کتاب الطھارۃ، باب المراۃ تغسل ثوبھا، ص ۱۰۵)

دیکھتی، اگر ان میں کہیں خون لگا ہوتا تو ہم اسے دھوڈالتے، پھر اس میں نماز پڑھتے، اور اگر ان میں کوئی چیز نہ لگی ہوتی تو ہم انہیں چھوڑ دیتے، اور ہمیں ان میں نماز پڑھنے سے یہ چیز مانع نہ ہوتی، رہی ہم میں سے وہ عورت جس کے بال گوندھے ہوتے تو وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہیں کھولتی، البتہ تین لپ پانی لے کر اپنے سر پر ڈالتی، جب وہ بال کی جڑوں تک تری دیکھ لیتی تو ان کو ملتی، پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتی۔

مسئلہ: غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور پورے ظاہری بدن پر ایک بار پانی بہانا، یہ تمام چیزیں غسل میں ضروری ہیں اگر ان میں سے ایک کو بھی چھوڑا تو غسل نہ ہوگا۔رہی وہ عورتیں جن کے بال گوندھے ہوتے ہیں تو ان کے لیے حکم یہ ہے کہ سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہو تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے، اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ [1]

مسئلہ: غسل میں بہت زیادہ احتیاط کرنا چاہیے ورنہ غسل ہی نہ ہوگا بالخصوص عورتوں کو غسل میں احتیاط بہت ضروری ہے کیوں کہ ہلکی سی غفلت کی وجہ سے ان کا غسل نہ ہوگا۔

بہار شریعت میں ہے۔"عورتوں پر خاص یہ احتیاط ضروری ہے، ڈھلکی ہوئی پستان اٹھا کر دھونا، پستان اور شکم کی جوڑ کی تحریر، فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے، ہاں فرج داخل میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں مستحب ہے، یونہی اگر حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔" [2]

---

[1] (بہار شریعت: ج۱، ص۳۱۷) [2] (بہار شریعت: ج۱، ص۳۱۸)

حالت حیض میں گھریلو کام کرنا جائز ہے

حدیث نمبر ۳۴

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ نَاوِلِینِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّی حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِی یَدِکِ فَنَاوَلَتْهُ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ مجھے کپڑا دے، حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں حائضہ ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا، تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔

زمانۂ جاہلیت اور خاص کر یہودیوں کے معاشرے میں عورت ایامِ مخصوصہ میں بہت نجس چیز سمجھی جاتی تھی، اور ایامِ مخصوصہ میں اسے ایک کمرے میں بند کردیتے تھے۔ نہ وہ کسی چیز کو ہاتھ لگاسکتی تھی، نہ کھانا پکاسکتی تھی اور نہ کسی سے مل سکتی تھی۔ لیکن اسلام کے معتدل نظام نے ایسی کوئی چیز باقی نہیں رکھی۔ شریعت اسلامیہ میں حیض ونفاس کی وجہ سے صادر ہونے والی ناپاکی میں عورت نماز، روزہ، طوافِ کعبہ، مسجد میں جانے، مباشرت کرنے اور تلاوتِ کلامِ پاک کے علاوہ تمام امور انجام دے سکتی ہے۔ اس کے لیے باقی تمام امور جائز ہیں، یہاں تک کہ ذکر اللہ، دُرود شریف اور دیگر دُعائیں پڑھ سکتی ہے۔ لہٰذا حیض ونفاس کے دنوں میں عورت کے لیے کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو خدمات بجالانا جائز ہے۔ ایامِ مخصوصہ میں عورت نیاز کا کھانا بھی تیار کرسکتی ہے۔

---

[1] (صحیح مسلم: کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض، ج ۱، ص ۱۴۳)

حائضہ کا بدن اور کپڑا پاک ہے

حدیث نمبر ۳۵

عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ اَنَّ اُمَّهُ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا اَنّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِى وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ [1]

منصور بن صفیہ سے روایت ہے کہ ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری گود میں سر رکھ کر قرآن مجید پڑھتے، حالانکہ میں اس وقت حیض والی ہوتی تھی۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا بدن اس کا کپڑا جب کہ نجاست سے آلودہ نہ ہوں پاک و طاہر ہیں، اور حیض کی حالت میں عورت کے قریب لیٹنا اس کے پاس تلاوت قرآن کرنا بھی جائز ہے۔ [2]

[1] (صحیح البخاری: کتاب الحیض، باب قراۃ الرجل فی حجر امراتہ وھی حائض، ج ۱، ص ۴۴)

[2] (فتح الباری: ج ۱، ص ۴۰۲)

حیض کے کپڑوں کو کیسے صاف کریں

حدیث نمبر ۳۶

عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَت امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي فِيهِ [1]

ہم سے حضرت محمد ابن المثنیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا، ان سے فاطمہ نے اسماء کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! فرمایئے ہم میں سے کسی عورت کو کپڑے میں حیض آجائے تو وہ کیا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے اسے کھرچ، پھر پانی سے رگڑے اور دھوڈالے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون بالاجماع نجس ہے۔ عورت اپنے کپڑوں میں جب خون لگا ہوا دیکھے تو اس کو پانی سے صاف کرے پھر ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ حیض کے دنوں میں عورتوں کے پہنے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں اسی طرح اس کے ہاتھ، پاؤں، منھ وغیرہ سب پاک ہوتے ہیں مگر جس جگہ یا کپڑے پر خون لگ جائے وہ جگہ ناپاک ہوجاتی ہے، اس کو دھوکر پاک کرنا ضروری ہے۔

---

[1] (صحیح البخاری: کتاب الحیض، باب غسل دم الحیض، ج ۱، ص ۴۵)

مستحاضہ کے احکام

حدیث نمبر ۳۷

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قَالَ أَبُو دَاوُد: زَادَ عُثْمَانُ، وَتَصُومُ وَتُصَلِّي [1]

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دادا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر نہائے اور نماز پڑھے، اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام ہے۔ ایسی عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ اپنے حیض کے ایام میں نماز، روزہ چھوڑ دے، اور جب حیض کے ایام ختم ہو جائیں تو پھر نماز اور روزہ شروع کر دے۔

مسئلہ: استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا، ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہیں پڑھیں، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا، مستحاضہ ہر وقت کی نماز کے لیے وضو کرے گی۔ [2]

---

[1] (جامع الترمذی: ابواب الطھارۃ، باب ما جاء ان المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوۃ، ج ۱، ص ۱۸)
[2] (بہار شریعت: ج ۱، ص ۳۸۵)

عورت نگہبان ہے

حدیث نمبر ۳۸

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ. وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ. وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! ''تم سب نِگہبان ہو اور ہر ایک سے اُس کی رِعایا (ماتحتوں اور محکوم لوگوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امام (امیر المومنین) لوگوں پر نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے اہل خانہ پر نگہبان ہے، اُس سے اہل خانہ کے بارے میں سُوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر نگہبان ہے، وہ اُن کے بارے میں جواب دِہ ہوگی، غلام اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے، اُس سے اِس بارے میں پوچھ گُچھ ہوگی، سن لو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اُس کی

[1] (صحیح البخاری: کتاب الاحکام، باب قول اللہ عز و جل أطیعوا اللہ، ج ۲، ص ۱۰۵۷)

رِعایا(ماتحتوں اورمحکوم لوگوں) کے بارے میں پرسش (پوچھ گچھ) ہوگی۔

حصین بن محصن رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ کسی کام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی حاجت روائی کر چکے تو ارشاد فرمایا: کیا تم شوہر والی ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، فرمایا: تم خدمت کے اعتبار سے شوہر کے لیے کیسی ہو؟ عرض کی، جو کام میرے بس میں نہ ہو اُس کے علاوہ میں اُن کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی، ارشاد فرمایا: اِس بارے میں غور کر لینا کہ شوہر کے اعتبار سے تمہارا کیا مقام ہے کیونکہ وہی تمہاری جنّت اور دوزخ ہے۔ [1]

بیوی پر شوہر کے حقوق

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِدِ دین وملّت اِمام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ میں بیوی پر شوہر کے جو حقوق بیان فرمائے ہیں اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ ازدواجی تعلقات میں مطلقاً شوہر کی اِطاعت کرنا، اُس کی عزّت کی سختی سے حفاظت کرنا، اس کے مال کی حفاظت کرنا، ہر بات میں اس کی خیر خواہی کرنا، ہر وقت جائز امور میں اس کی خُوشی چاہنا، اسے اپنا سردار جاننا، شوہر کو نام لے کر نہ پُکارنا، کسی سے اس کی بلا وجہ شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو وجہ ہونے کے باوجود شکایت نہ کرنا، اُس کی اجازت کے بغیر آٹھویں دن سے پہلے والدین کے گھر اور ایک سال سے پہلے دیگر محارم کے یہاں نہ جانا، وہ ناراض ہو تو اس کی بہت خُوشامد کر کے منانا۔ [2]

جس طرح بیوی پر شوہر کے حقوق پورے کرنا لازم ہے، اسی طرح شوہر پر بھی

---

[1] (سنن الکبری للنسائی: کتاب عشرۃ النساء، طاعۃ المرأۃ زوجها، ج۵، ص ۳۱۱، الحدیث: ۸۹۶۳)

[2] (فتاوی رضویہ: ج ۲۴، ص ۳۷۲)

لازم ہے کہ بیوی کو اہمیت دے اور اُس کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھے۔عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورا کرے، یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے، یہی فساد کی جڑ ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمل کرے، اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ بفساد نہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سلجھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے۔

شوہر کے حقوق احادیث کریمہ کی روشنی میں: (۱) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(۳) امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ: ''جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عزوجل اُس عورت سے ناراض رہتا ہے۔

(۵) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی

ہے تو حورعین کہتی ہیں، خدا تجھے غارت کرے، اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے ،عنقریب تجھ سے جدا ہوکر ہمارے پاس آئے گا۔

(۶) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرمایا: ''جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا، پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے، ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔''

(۷) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے، اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی، اور بدونِ اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں ،اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ، اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے ،اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا: اگرچہ ظالم ہو۔''

(۸) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے، اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔''

(۹) ابونعیم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ''اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو، اس لیے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہِ

رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

(۱۱) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔

یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں، عورتوں پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ عزوجل کی ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے، نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔

اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے، مردوں پر ضرور ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشاداتِ عالیہ کی پابندی کریں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔''

یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

(۳) حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

(۴) صحیحین میں حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا۔[1]

اللہ عزوجل ارشادفرماتا ہے: '' وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ''

ترجمہ: اور عورتوں کے لیے بھی مَردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا اُن کا عورتوں پر ہے۔ (کنزالایمان)

صدرالافاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رِعایت لازم ہے۔[2]

لہٰذا شوہر کو چاہئے کہ وہ ہرگز ہرگز بیوی کے حُقوق کو ہلکا نہ جانے، اُسے کمزور سمجھ کر اُس کے ساتھ ناانصافی نہ کرے، اُس پر ظُلم و سِتم نہ کرے اور ہر وقت اس بات کو پیشِ نظر رکھے کہ جس رب عزوجل نے اُسے بیوی پر حاکم بنایا ہے وہ احکم الحاکمین جل جلالہ سب حاکموں کا حاکم ہے، وہ ناانصافی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

---

[1] (ماخوذ از بہار شریعت: ج ۲، ص ۱۰۰/۱۰۴)

[2] (تفسیر خزائن العرفان: پ ۲، البقرہ: ۲۲۸)

زوجین کے درمیان جدائی ڈالنا شیطانی کام ہے

حدیث نمبر ۳۹

حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاء وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاء ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيئُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيئُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ [1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنا لشکر بھیجتا ہے، ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اُس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آکر کہتا ہے، میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے، تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک دوسرا شیطان آکر کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جُدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے، تُو کتنا اچھا ہے! اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔

---

[1] (صحیح مسلم: کتاب صفات المنافقین واحکامهم، باب تحریش الشیطان، ج ۲، ص ۳۷۶)

طلاق اکثر بہت سارے فسادات کی جڑ بن جاتی ہے۔اس لیے ابلیس اس پر خوش ہوتا ہے۔جو شخص ناحق زوجین میں جدائی کی کوشش کرے وہ ابلیس کی طرح مجرم ہے۔ [1]

فتاویٰ رضویہ میں ہے: بِلا وجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض و مکروہ ہے۔ [2]

[1] (مرأۃالمناجیح: کتاب الایمان، باب فی الوسوسۃ، ج۱، ص۷۰)

[2] (فتاویٰ رضویہ: ج۱۲، ص۳۲۳)

نیک بیوی اللہ عزوجل کی ایک نعمت ہے

حدیث نمبر ۴۰

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَعْلَی الْمُحَارِبِیُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا غَیْلَانُ عَنْ جَعْفَرِبْنِ اِیَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: وَالَّذِینَ یَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ: كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِینَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ: یَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُ كَبُرَعَلَى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ مَابَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَافَرَضَ الْمَوَارِیثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَلَااُخْبِرُكَ بِخَیْرِ مَا یَكْنِزُ الْمَرْءُ: الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ وَ اِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَاغَابَ عَنْهَاحَفِظَتْهُ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آیت کریمہ ''وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ '' نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بہت گراں گزری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کروں گا، چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کے صحابہ پر یہ آیت بہت گراں گزری ہے،

[1] (سنن ابی داؤد: کتاب الزکوٰۃ، باب فی حقوق المال، ص ۴۲۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے زکاۃ صرف اس لیے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مال پاک ہوجائیں ۔(جس مال کی زکاۃ نکل جائے وہ کنز نہیں ہے)اور اللہ نے میراث کو اسی لیے مقرر کیا تا کہ بعد والوں کو ملے، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی ، پھر آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تم کو اس کی خبر نہ دوں جو مسلمان کا سب سے بہتر خزانہ ہے؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب مرد اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کردے اور جب وہ حکم دے تو اسے مانے اور جب وہ اس سے غائب ہو تو اس کی حفاظت کرے۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی اے عمر اگر چہ مال جمع کرنا جائز ہے مگر تم لوگ اسے اپنا اصل مقصود نہ بنالو، اس سے بھی بہتر مسلمان کے لیے نیک بیوی ہے کہ صورت بھی اچھی ہو اور سیرت بھی کہ اس کے نفعے مال سے زیادہ ہیں، کیونکہ سونا چاندی اپنی ملک سے نکل کر نفع دیتے ہیں اور نیک بیوی اپنے پاس رہ کر نافع ہے، سونا چاندی ایک بار نفع دیتے ہیں اور بیوی کا نفع قیامت تک رہتا ہے۔ مثلاً رب تعالیٰ اس سے کوئی نیک بیٹا بخشے جو زندگی میں باپ کا وزیر بنے اور بعد موت اس کا خلیفہ۔'' [1]

حدیث شریف میں ہے کہ نکاح سے مرد کا دو تہائی دین مکمل و محفوظ ہوجاتا ہے۔ [2]

---

[1] (مرأۃ المناجیح: کتاب الزکوۃ، ج ۳، ص ۱۵)

[2] (کنز العمال: کتاب النکاح، ج ۱۶، ص ۱۱۸، الحدیث: ۴۴۴۴۷)

اعتذار

اس کتاب کی تصحیح وترتیب میں حتی المقدور کمی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لیکن بہ تقاضائے بشری امکان خطا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی خطا نظر آئے تو از راہِ کرم مطلع فرمائیں، نوازش ہوگی۔

مولانا غلام سرور مصباحی
Mob. 8651437010

سعادت دارین

حج وعمرہ کی سعادت یقیناً ایسی سعادت ہے جوخوش نصیبوں کو حاصل ہوتی ہے، اور یہ سعادت کسی عالم اورآل رسول کی نگرانی میں حاصل ہوتو یقیناً یہ نورٌعلی نور والی بات ہے۔

حافظ وقاری سیدفرقان احمد صاحب کواللہ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں گاہے بگاہے مسلمانوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سفر پر لیکر روانہ ہوتے ہیں اور مقامات مقدسہ کی زیارت کراکےان کے دین وایمان کوجلا بخشتے ہیں۔

دعاہے کہ اللہ عزوجل ان کےاس کام کوخوب ترقی عطافرمائے۔

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں
بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں
یادِ حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں
دیکھ کے حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں
جان ہے عشق مصطفٰے روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں
اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں
سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
ہے تو رضاؔ نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم ساز طرب بجائے کیوں

رُخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رُخِ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
حق یہ کہ ہیں عبد اللہ اور عالم امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرو جانفزا
حیرت نے جھنجلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
رزقِ خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
ہے بلبل رنگیں رضاؔ یا طوطیِ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وصف رُخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح والشّمس وضحےٰ کرتے ہیں

وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشّمس وضحےٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں
ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفےٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں
تو ہے خورشید رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیا اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں
اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں
رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں
انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں
ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شتران ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں
لب پر آجاتا ہے جب نام جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں
اپنے دل کا ہے انھیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انھیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اُس در کے غلام چارۂ دردِ رضاؔ کرتے ہیں

یادداشت	تاریخ

یادداشت	تاریخ

فروغ اہلسنت کے لیے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

(۱) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
(۲) طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔
(۳) مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔
(۴) طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے، معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔
(۵) ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً او تقریراً اور وعظاً و مناظرۃً اشاعت دین و مذہب کریں۔
(۶) حمایت مذہب و رد بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔
(۷) تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیے جائیں۔
(۸) شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
(۹) جو ہم میں قابل کار موجود ہوں اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
(۱۰) آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار اپہنچاتے رہیں۔
حدیث کا ارشاد ہے کہ: ''آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا'' اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق کا کلام ہے۔

PUBLISHED BY:
JAMIA FATIMATU-Z-ZAHRA
DUNAR CHOWK, DARBHANGA (BIHAR)